۲۷ ذوالقعدۃ الحرام ۱۴۴۱ھ کو بعد نماز عشا ہونے والے مدنی مذاکرے کا تحریری گلدستہ

ملفوظاتِ امیرِ اہلِ سنّت (قسط:204)

گھر سے لڑائی جھگڑا ختم کرنے کا طریقہ

- کفریہ شعر گنگنانا کیسا؟ 06
- کیا قربانی کے بکرے میں عقیقے کا حصہ ڈال سکتے ہیں؟ 12
- کیا آن لائن قربانی کروا سکتے ہیں؟ 17
- کیا لال دستر خوان پر کھانا کھانا سنّت ہے؟ 21

ملفوظات:
شیخِ طریقت، امیرِ اہلِ سنّت، بانیٔ دعوتِ اسلامی، حضرت علامہ مولانا ابو بلال
محمد الیاس عطار قادری رضوی

پیشکش:
المدینۃ العلمیۃ (دعوتِ اسلامی)
Islamic Research Center

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَ الصَّلٰوۃُ وَ السَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ ط

اَمَّا بَعْدُ فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ ط بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ط

گھر سے لڑائی جھگڑا ختم کرنے کا طریقہ[1]

شیطان لاکھ سُستی دِلائے یہ رِسالہ (۲۳ صَفحات) مکمل پڑھ لیجیے اِنْ شَآءَ اللّٰہ معلومات کا اَنمول خزانہ ہاتھ آئے گا۔

دُرُود شریف کی فضیلت

فرمانِ مصطفےٰ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم ہے: شَبِ جمعہ اور روزِ جمعہ مجھ پر کثرت سے دُرُود شریف پڑھو کیونکہ تمہارا دُرُودِ پاک مجھ پر پیش کیا جاتا ہے۔[2]

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

گھر سے لڑائی جھگڑا ختم کرنے کا طریقہ

سُوال: ہم میاں بیوی کے دَرمیان چھوٹی چھوٹی باتوں پر جھگڑے ہو جاتے ہیں اور ہر وقت چڑچڑا پن رہتا ہے، یہ سب مُعاملات ٹھیک ہو جائیں اِس کے لئے ہمیں کیا کرنا چاہیے؟ (SMS کے ذَریعے سُوال)

جواب: میاں بیوی کے دَرمیان بات بات پر جھگڑے ہونا گھر گھر کا مسئلہ ہے، اِس سے نجات کا سب سے بہترین طریقہ یہی ہے کہ جب ایک فریق کو غصہ آئے تو جھگڑے سے بچنے کے لئے دوسرا فریق خاموش ہو جائے اور وہاں سے ہٹ جائے ورنہ مسئلہ حل کرنا مشکل ہو جائے گا۔ اگر شوہر کہے کہ ”بیوی غصے میں آکر مجھے ایسا ویسا بولے اور میں چھوٹے باپ کا بن کر ڈر کے مارے پیچھے ہٹ جاؤں ایسا نہیں ہو سکتا“ تو پھر امن بھی قائم نہیں ہو سکتا اور میں سمجھانے سے بھی معذرت کرلیتا ہوں۔ یاد رکھیے! غصہ آگ ہے اور آگ پانی سے بجھتی ہے، آگ کبھی بھی آگ سے نہیں بجھتی لہٰذا اگر دونوں غصے میں آجائیں گے تو یہ آگ کیسے بجھے گی؟ بیوی لاکھ لڑتی جھگڑتی ہو شوہر خاموش ہو جائے اور وہاں سے مسکرا کر آگے پیچھے

1 ...... یہ رِسالہ ۲۷ ذوالقعدۃ الحرام ۱۴۴۱ھ بمطابق 18 جولائی 2020 کو بعد نمازِ عشا ہونے والے مَدَنی مذاکرے کا تحریری گلدستہ ہے، جسے اَلْمَدِیْنَۃُ الْعِلْمِیَّۃ کے شعبہ ”ملفوظاتِ امیرِ اَہلِ سنّت“ نے مُرتَّب کیا ہے۔ (شعبہ ملفوظاتِ امیرِ اہلِ سنّت)

2 ...... معجم اوسط، باب الالف، من اسمہ احمد، ۱/ ۸۴، حدیث: ۲۴۱۔

www.dawateislami.net

ہو جائے اِنْ شَآءَ اللّٰہ وہ ٹھنڈی ہو جائے گی۔ عموماً بیوی زیادہ بولتی ہے لیکن بعض اوقات شوہر ایک ایسا جملہ بول دیتا ہے جو ”سو سُنار کی ایک لوہار کی“ والا ہوتا ہے اور اس کے آگے بیوی کی 100 باتیں کہیں کی نہیں رہتیں۔ بعض لوگوں کو بولنے کا ملکہ حاصل ہوتا ہے وہ ایسے اَلفاظ بول دیتے ہیں کہ جنہیں سُن کر بیوی نہ مَرے نہ چارپائی چھوڑے۔

بہر حال جھگڑے کے کیا اَسباب ہیں ان پر غور کرکے انہیں دور کرنے کی کوشش کرنی چاہئے۔ اگر خدانخواستہ کسی کی حق تلفی ہوگئی ہو تو توبہ کرنے کے ساتھ ساتھ جس کی حق تلفی کی اُس سے مُعافی بھی مانگی جائے حتّٰی کہ اگر بیوی پر ظلم کیا اور اُس کی حق تلفی کی تو اُس سے بھی مُعافی مانگنی پڑے گی ورنہ قیامت کے دِن اس ظلم کے بدلے میں وہ آپ کی نیکیاں لے لے گی۔ اِسی طرح اگر بیوی نے شوہر کی حق تلفی کی تو وہ شوہر سے مُعافی مانگے۔ عموماً بیوی تو شوہر سے مُعافی مانگ لیتی ہے مگر شوہر بیوی سے مُعافی نہیں مانگتا۔ یونہی اگر ساس نے بہو پر یا بہو نے ساس پر ظلم کیا تو جس نے جس پر ظلم کیا اُسے اُس سے مُعافی مانگنی پڑے گی۔ اگر گھر میں مُعافی تلافی اور خوفِ خدا والا ماحول بنائیں گے، فیضانِ سنّت کا دَرس شروع کریں گے اور صرف مدنی چینل دیکھنے کا اِہتمام کریں گے تو اِنْ شَآءَ اللّٰہ گھر کے ماحول میں کافی فرق پڑے گا۔ اگر مختلف چینلز پر گناہوں بھرے سلسلے دیکھتے رہیں گے، فلمیں ڈرامے دیکھتے رہیں گے اور گانے باجے سُنتے رہیں گے تو گھر سے لڑائی جھگڑے کیسے ختم ہوں گے؟ اور شیطان کا رَقص آپ کے گھر سے کیسے ختم ہوگا؟ تلاوت کریں، نمازیں پڑھیں اور ذِکر و دُرود کی کثرت کریں تو اِس طرح گھر میں بَرکتیں آئیں گی اور شیطان دَفع ہوگا اور اِنْ شَآءَ اللّٰہ گھر میں امن قائم ہو جائے گا۔

میری آنے والی نسلیں تیرے عشق ہی میں مچلیں
انہیں نیک تم بنانا مدنی مدینے والے (وسائلِ بخشش)

گھر والوں کو نرمی کے ساتھ پَردہ کرنے کا ذہن دینا چاہئے

سُوال: بیٹا، ماں بہن کو پَردے کا حکم کیسے دے؟

جواب: حکمتِ عملی اور نرمی کے ساتھ پَردہ کروائیں حتّٰی کہ بیوی کو بھی حکمتِ عملی اور نرمی کے ساتھ پَردے کا کہیں۔ اگر آپ بیوی کو مارا ماری یا ڈانٹ ڈپٹ کرکے سمجھائیں گے تو وہ پَردہ نہیں کرے گی۔ مکتبۃ المدینہ کی کتاب ”پَردے کے

www.dawateislami.net

بارے میں سُوال جواب“ سے خاص خاص مَضامین پڑھ کر سُنائیں اور رو رو کر سمجھائیں تو مسئلہ حل ہو جائے گا کیونکہ جو روتا ہے اُس کا کام ہوتا ہے۔ اگر آپ ڈانٹ ڈپٹ اور شور مچا کر پَردہ کرنے کا کہیں گے تو سمجھ میں آنا بہت مشکل ہے اور اِس وجہ سے گھر میں لڑائی جھگڑے شروع ہو جائیں گے۔ فی زمانہ فیشن اتنا عام ہو چکا ہے کہ ڈانٹ ڈپٹ کے ذَریعے سمجھانے کی وجہ سے گھر والے آپ کے ساتھ ساتھ عُلَمائے کِرام کَثَّرَھُمُ اللّٰہُ السَّلَام کے بھی مخالف ہو جائیں گے۔ پھر یہ عُلَمائے کِرام کَثَّرَھُمُ اللّٰہُ السَّلَام کے خلاف باتیں کریں گے کہ فلاں مولوی صاحب کے گھر کی عورتیں ایسی ہیں ویسی ہیں۔ حتّٰی کہ بسااوقات گھر والے کُفریات بھی بک دیتے ہیں کہ مولویوں نے دِین کو مشکل بنا دیا ہے، دِین میں ایسا کچھ نہیں ہے اور پَردہ صرف دِل کا ہونا چاہیے۔ یاد رکھیے! اگر کوئی ظاہری پَردہ جو عورت کے بدن کو چُھپانے کے بارے میں ہے اس کا اِنکار کرے تو وہ کافر ہو جائے گا[1] کیونکہ قرآنِ پاک کی کئی آیاتِ مبارکہ[2] بدن کو چُھپانے کا حکم دے رہی ہیں۔

بچوں کی ضِد ختم کرنے کے لئے کیا کرنا چاہیے؟

سُوال: میری پَرچون کی دُکان ہے، سارا دِن بچے اِس میں سے چیزیں نکال کر کھاتے رہتے ہیں، منع کرو تو ضِد کرتے ہیں، اِن کی عادت ختم کرنے کے لئے کیا کرنا چاہیے؟

---

1 ..... کفریہ کلمات کے بارے میں سُوال جواب، ص ۵۸۰ ماخوذاً۔

2 ..... پارہ 22 سورۃُ الاحزاب کی آیت نمبر 33 میں اللہ پاک نے اِرشاد فرمایا: ﴿وَقَرْنَ فِیْ بُیُوْتِكُنَّ وَلَا تَبَرَّجْنَ تَبَرُّجَ الْجَاهِلِیَّةِ الْاُوْلٰى﴾ ترجمۂ کنزالایمان: ”اور اپنے گھروں میں ٹھہری رہو اور بے پردہ نہ رہو جیسے اگلی جاہلیت کی بے پردگی۔“ ایک اور مقام پر اِرشاد فرمایا: ﴿وَقُلْ لِّلْمُؤْمِنٰتِ یَغْضُضْنَ مِنْ اَبْصَارِهِنَّ وَیَحْفَظْنَ فُرُوْجَهُنَّ وَلَا یُبْدِیْنَ زِیْنَتَهُنَّ اِلَّا مَا ظَهَرَ مِنْهَا وَلْیَضْرِبْنَ بِخُمُرِهِنَّ عَلٰى جُیُوْبِهِنَّ۪ وَلَا یُبْدِیْنَ زِیْنَتَهُنَّ اِلَّا لِبُعُوْلَتِهِنَّ اَوْ اٰبَآىٕهِنَّ اَوْ اٰبَآءِ بُعُوْلَتِهِنَّ اَوْ اَبْنَآىٕهِنَّ اَوْ اَبْنَآءِ بُعُوْلَتِهِنَّ اَوْ اِخْوَانِهِنَّ اَوْ بَنِیْۤ اِخْوَانِهِنَّ اَوْ بَنِیْۤ اَخَوٰتِهِنَّ اَوْ نِسَآىٕهِنَّ اَوْ مَا مَلَكَتْ اَیْمَانُهُنَّ اَوِ التّٰبِعِیْنَ غَیْرِ اُولِی الْاِرْبَةِ مِنَ الرِّجَالِ اَوِ الطِّفْلِ الَّذِیْنَ لَمْ یَظْهَرُوْا عَلٰى عَوْرٰتِ النِّسَآءِ۪ وَلَا یَضْرِبْنَ بِاَرْجُلِهِنَّ لِیُعْلَمَ مَا یُخْفِیْنَ مِنْ زِیْنَتِهِنَّؕ وَتُوْبُوْۤا اِلَى اللّٰهِ جَمِیْعًا اَیُّهَ الْمُؤْمِنُوْنَ لَعَلَّكُمْ تُفْلِحُوْنَ(۳۱)﴾ (پ۱۸، النور: ۳۱) ترجمۂ کنزالایمان اور مسلمان عورتوں کو حکم دو اپنی نگاہیں کچھ نیچی رکھیں اور اپنی پارسائی کی حفاظت کریں اور اپنا بناؤ نہ دکھائیں مگر جتنا خود ہی ظاہر ہے اور دوپٹے اپنے گریبانوں پر ڈالے رہیں اور اپنا سنگھار ظاہر نہ کریں مگر اپنے شوہروں پر یا اپنے باپ یا شوہروں کے باپ یا اپنے بیٹے یا شوہروں کے بیٹے یا اپنے بھائی یا اپنے بھتیجے یا اپنے بھانجے یا اپنے دین کی عورتیں یا اپنی کنیزیں جو اپنے ہاتھ کی مِلک ہوں یا نوکر بشرطیکہ شہوت والے مرد نہ ہوں یا وہ بچے جنہیں عورتوں کی شرم کی چیزوں کی خبر نہیں اور زمین پر پاؤں زور سے نہ رکھیں کہ جانا جائے ان کا چھپا ہوا سنگار اور اللہ کی طرف توبہ کرو اے مسلمانو سب کے سب اس امید پر کہ تم فلاح پاؤ۔

www.dawateislami.net

جواب: سُوال سے ایسا لگتا ہے کہ یہ اپنے بچّوں کے بارے میں پوچھ رہے ہیں کیونکہ دوسروں کے بچّوں کو تو کوئی بھی اپنی دکان سے کھانے نہیں دے گا۔ شاید ماں باپ ہر وقت بچّوں کو جھاڑتے رہتے ہوں گے تو ان کا رُعب ختم ہو گیا ہو گا جس کی وجہ سے بچے بات نہیں سُنتے ہوں گے اور ہر وقت ضِد کرتے رہتے ہوں گے۔ بہرحال آپ کے بچے ضِد کرنا چھوڑ دیں اس کے لئے تعویذاتِ عطاریہ کے بستے سے بچّوں کی ضِد ختم کرنے کے لئے تعویذات لے لیجئے اِنْ شَآءَ اللّٰہ آپ کے بچے ٹھنڈے ہو جائیں گے۔

کیا اَولیاءُ اللہ مُردوں کو زندہ کر سکتے ہیں؟

سُوال: کیا اَولیاءُ اللہ مُردوں کو زندہ کر سکتے ہیں؟ نیز کسی ولیُ اللہ کے مُردے کو زندہ کرنے کا کوئی واقعہ بیان فرما دیجئے۔[1]

جواب: جی ہاں! حضور غوثِ پاک حضرتِ سیِّدُنا شیخ عبد القادر جیلانی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کی خدمت میں ایک خاتون یہ کہہ کر اپنا بیٹا چھوڑ گئی کہ یہ آپ سے محبت کرتا ہے، آپ رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ نے اُسے قبول فرما لیا اور اُس کی تربیت فرمانے لگے۔ ایک روز اُس کی ماں آپ رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کی بارگاہ میں حاضر ہوئی تو دیکھا کہ اُس کا بیٹا بھوکا رہنے اور رات جاگنے کی وجہ سے کمزور اور پیلا ہو گیا ہے اور جو کی روٹی کھا رہا ہے جبکہ حضور غوثِ پاک رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کے سامنے ایک برتن میں مُرغی کی ہڈیاں رکھی ہوئی تھیں جن پر سے آپ گوشت کھا چکے تھے۔ اُس نے عرض کی: آپ خود تو مُرغی کھائیں اور میرے بیٹے کو جو کی روٹی کھلائیں؟ یہ سُن کر آپ رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ نے اپنا بَرَکت والا ہاتھ اُن ہڈیوں پر رکھا اور فرمایا: اُٹھ جا اُس اللہ پاک کے حکم سے جو بوسیدہ ہڈیوں کو زندہ کرتا ہے، یہ فرمانا تھا کہ وہ مُرغی فوراً زندہ ہو کر آواز نکالنے لگی۔ پھر آپ رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ نے فرمایا کہ جب تیرا بیٹا اِس مَرتبے کو پہنچ جائے گا تو جو چاہے گا وہ کھائے گا۔[2]

اِس حکایت سے یہ پتا چلتا ہے کہ اللہ پاک کی بارگاہ میں ہمارے غوثِ پاک رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کا مقام بہت بلند ہے۔ یہ بھی معلوم ہوا کہ اللہ پاک اپنے بندوں کو ایسی طاقت دیتا ہے کہ وہ مُردے زندہ کر دیتے ہیں جیسا کہ پارہ 3، سورۂ آلِ عمران کی

---

1 ......یہ سُوال شعبہ ملفوظاتِ امیرِ اہلِ سنت کی طرف سے قائم کیا گیا ہے جبکہ جواب امیرِ اہلِ سنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کا عطا فرمودہ ہی ہے۔ (شعبہ ملفوظاتِ امیرِ اہلِ سنت)

2 ......بہجۃ الاسرار، ذکر فصول من کلامہ مرصعا بشیء من عجائب احوالہ مختصرا، ص ۱۲۸۔

www.dawateislami.net

آیت نمبر 49 میں اِرشادِ باری تعالیٰ ہے: ﴿ وَ اُبْرِئُ الْاَكْمَهَ وَ الْاَبْرَصَ وَ اُحْیِ الْمَوْتٰى بِاِذْنِ اللّٰهِ ﴾ ترجمۂ کنز الایمان: ”اور میں شِفا دیتا ہوں مادر زاد اندھے اور سپید داغ والے کو اور میں مُردے جِلاتا ہوں اللہ کے حکم سے۔“ اللہ پاک ہمیں اَنبیائے کِرام عَلَیْہِمُ السَّلَام اور اَولیائے کِرام رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہِمْ کے مقام و مَرتبے کو سمجھنے کی توفیق عطا فرمائے۔ اٰمِین بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِین صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

بارش میں کی جانے والی اِحتیاطیں

سُوال: عموماً دیکھا جاتا ہے کہ بعض لوگ بارش کے وقت گھر سے باہر نکل جاتے ہیں اور بعض لوگ گھروں کی چھتوں پر چڑھ جاتے ہیں، یہ اِرشاد فرمادیجئے کہ بارش کے وقت ہمیں کیا کرنا چاہئے؟

جواب: بارش میں نہانا منع تو نہیں۔ اگر کوئی شخص بارش میں ایسی محفوظ جگہ کھڑا ہوتا ہے جہاں بے پردگی نہیں ہوتی تو اُسے نہانے سے منع نہیں کریں گے۔ البتہ بارش کے وقت گلیوں سڑکوں میں خطرات زیادہ ہوتے ہیں کہ عموماً ہمارے یہاں کئی جگہوں پر بجلی کی ننگی تاریں لٹک رہی ہوتی ہیں اِن سے دور رہنا چاہئے اور بجلی کے کھمبوں سے بھی دور رہنا چاہئے کہ اِن سے بھی کرنٹ لگنے کے خطرات ہوتے ہیں اور بعض اوقات کھڑے پانی میں بھی بجلی کی تار گری ہوتی ہے جس کی وجہ سے پانی میں کرنٹ پھیل جاتا ہے۔ اِسی طرح بعض جگہوں پر گٹروں کے ڈھکن کھلے ہوتے ہیں یا چوری ہو جاتے ہیں اور بارش ہو رہی ہو تو کُھلے گٹر پر پانی کھڑا ہو جاتا ہے لہٰذا نظر نہ آنے کی وجہ سے اگر کوئی شخص اُس گٹر میں گر جائے تو پورا اندر چلا جاتا ہے۔ اِسی طرح بارش ہو رہی ہو تو اُس وقت موٹر سائیکل چلانا خطرے سے خالی نہیں کہ بعض اوقات موٹر سائیکل پھسل جاتی ہے یا ایک دوسرے سے ٹکرا جاتی ہیں جس کی وجہ سے کافی زیادہ چوٹیں لگ جاتی ہیں اور کبھی تو جان بھی چلی جاتی ہے۔ ایسے موقع پر موٹر کار چلانے والوں کی نسبت سائیکل یا موٹر سائیکل چلانے والوں کو زیادہ خطرہ ہوتا ہے لہٰذا اِنہیں زیادہ اِحتیاط کرنی چاہئے۔ نیز بارش کے وقت راستے میں زیادہ پانی کھڑا ہو تو گاڑی کے انجن میں پانی چلا جاتا ہے جس کی وجہ سے گاڑی بند ہو جائے تو کافی آزمائش ہو جاتی ہے۔ بارش کی وجہ سے بعض گلیوں اور سڑکوں پر پانی کھڑا ہوتا ہے اور نظر نہ آنے کی وجہ گڑھے یا گٹر وغیرہ میں گاڑی کا پہیہ پھنس سکتا ہے لہٰذا بارش کے وقت بِلاضَرورت گھر سے نہ نکلنے میں بھلائی ہے۔ اِسی طرح بارش کے وقت یا عام حالت میں بھی بجلی کے سوئچ کو گیلے ہاتھ سے آن نہیں کرنا چاہئے کہ پانی فوراً کرنٹ پکڑ لیتا ہے۔ یوں ہی

بعض دیواروں پر بجلی کی وائرنگ صحیح نہیں ہوتی اور وہ دیواریں کچی ہوتی ہیں تو بارش کا پانی اُن دیواروں میں جَذب ہونے کی وجہ سے دیواروں پر کرنٹ آنے کا خطرہ لگا رہتا ہے تو اِس حوالے سے بھی اِحتیاط کرنی چاہیے۔

دَراصل عمارتیں بنانے والے اپنے کام میں بددیانتی کرتے ہیں جس کی وجہ سے کئی لوگوں کی عمارتوں پر پانی لگنے کی وجہ سے کرنٹ آنے کا خطرہ رہتا ہے۔ خصوصاً جو لوگ ٹھیکے پر تعمیراتی کام کرتے ہیں وہ کچھ رَقم بچانے کے لئے ہلکا میٹریل اِستعمال کرتے ہیں یا سیمنٹ وغیرہ کی جتنی حاجت ہوتی ہے اُس سے کم اِستعمال کر کے لوگوں کی جانوں سے کھیلتے ہیں، تعمیراتی کام میں بددیانتی کرنے والوں کی وجہ سے بعض اوقات لوگوں کی نئی بلڈنگ بھی گر جاتی ہے۔ اِسی طرح جو لوگ عمارتوں میں بجلی کی تاروں کی فٹنگ وغیرہ کا کام کرتے ہیں اُن کی بھی ایک تعداد ایسی ہوتی ہے جو صحیح میٹریل نہیں لگاتے یا تاروں میں صحیح جوڑ نہیں لگاتے اور بارش سے جب دیواریں گیلی ہوتی ہیں تو کئی مَرتبہ اُن پر کرنٹ پھیلنے کا خطرہ رہتا ہے۔ یوں ہی بعض لوگ بددیانتی کرتے ہوئے دیواروں کے اندر تاروں کے لئے خالی پائپ لگا دیں گے اور اُن میں تاریں نہیں ڈالیں گے جن کی وجہ سے لوگوں کو پریشانی ہوتی ہے۔ ہر کوئی ایسا نہیں کرتا، جو لوگ اِس طرح کرتے ہیں اُنہیں اللہ پاک سے ڈرنا چاہئے کہ مَرنے کے بعد جواب دینا پڑے گا۔ یاد رہے کہ بندے نے جو گناہ کیا اُس پر حساب نہیں ہوگا بلکہ عذاب ہوگا۔[1] نیز زندگی بہت مختصر ہے اور بندے نے کتنا جینا ہے؟ روز کئی اَموات ہوتی ہیں اِس لئے سب کو اللہ پاک سے ڈرتے رہنا چاہیے۔

کُفریہ شعر گُنگنانا کیسا؟

سُوال: یہ شعر "تجھ میں رَب دِکھتا ہے میں کیا کروں، سجدے کو دِل کرتا ہے میں کیا کروں" کہنا کیسا اور اِس میں کُفر پایا جاتا ہے یا نہیں؟

جواب: کوئی غیرت مند مسلمان یہ شعر بول نہیں سکتا بلکہ دُہرانے میں بھی زبان بھاری ہو رہی ہے۔ جس شخص نے اِس شعر کے معنیٰ کو سمجھا، دِلچسپی کے ساتھ اسے پڑھا، گُنگنایا یا سُن کر اس سے اِتفاق کیا تو اُس پر کلمہ شریف پڑھنا اور توبہ

1 ...... حدیثِ پاک میں ہے کہ رَسُوْلُ اللہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: حَلَالُهَا حِسَابٌ وَّحَرَامُهَا عَذَابٌ یعنی اس کے حلال میں حساب ہے اور حرام میں عذاب۔ (مسند الفردوس، باب المیم، ۲/۲۹۷، حدیث: ۶۲۳۹)

www.dawateislami.net

کرنا فرض ہے اور اگر نکاح کر چکا تھا تو دوبارہ نکاح کرنا ضروری ہے۔ (اِس موقع پر مفتی صاحب نے فرمایا:) اِس شعر کے بارے میں عُلَمائے کِرام کَثَّرَھُمُ اللّٰہُ السَّلَام نے واضح طور پر لکھا ہے کہ یہ کُفریہ شعر ہے۔

کسی کو رِیاکار کہنا کیسا؟

سُوال: کسی کو یہ کہنا کیسا ہے کہ ”آپ دِکھاوے کے لئے عبادت کرتے ہیں تو یہ عبادت کس کام کی ہے“؟

جواب: کسی کو رِیاکار یعنی دِکھلاوا کرنے والا کہنا اُس کے دِل پر حکم لگانا ہوا کیونکہ رِیا یعنی دِکھاوے کا تعلق دِل سے ہے۔ جس پر رِیاکار ہونے کا حکم لگایا گیا ہے وہ رِیاکار ہو یا نہ ہو لیکن جس نے حکم لگایا وہ گناہ گار ہے کیونکہ اسے پتا کیسے چلا کہ وہ دِکھاوے کے لئے عبادت کر رہا ہے۔ اس نے بندے کے دِل پر حکم لگایا ہے حالانکہ قرآن میں کسی کے دِل پر حکم لگانے کی ممانعت موجود ہے۔ (اِس موقع پر مفتی صاحب نے فرمایا:) اللہ پاک قرآنِ مجید میں اِرشاد فرماتا ہے: ﴿ وَ لَا تَقْفُ مَا لَیْسَ لَكَ بِهٖ عِلْمٌؕ اِنَّ السَّمْعَ وَ الْبَصَرَ وَ الْفُؤَادَ كُلُّ اُولٰٓىٕكَ كَانَ عَنْهُ مَسْـٴُـوْلًا(۳۶) ﴾[1] ترجمۂ کنزالایمان: ”اور اس بات کے پیچھے نہ پڑ جس کا تجھے علم نہیں بے شک کان اور آنکھ اور دِل ان سب سے سوال ہونا ہے۔“ (امیرِ اہلِ سُنَّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ نے اِرشاد فرمایا:) ہم کسی کے دِل پر حکم نہیں لگا سکتے کیونکہ دِل کی نیت اللہ پاک جانتا ہے۔ بعض لوگ دوسرے کے بارے میں فوراً کہہ دیتے ہیں کہ فلاں کو تکبر ہے حالانکہ تکبر بھی باطنی یعنی دِل کے اَمراض میں سے ہے۔ اَلغرض رِیاکاری اور تکبر کے بارے میں کسی کو اُس وقت تک پتا نہیں چل سکتا جب تک بندہ خود نہ کہے کہ میں تکبر یا رِیاکاری کر رہا ہوں۔ اِسی طرح کسی کے بارے میں یہ جملہ کہنا کہ ”فُلاں دِکھاوے کے لئے عبادت کر رہا ہے“ یہ بدگمانی ہے اور اِس جملے سے دِل آزاری بھی ہو گی اور یہ دونوں ہی حرام اور جہنم میں لے جانے والے کام ہیں۔ یاد رَکھئے! جب آپ کسی کی طرف ایک اُنگلی اُٹھائیں گے تو تین اُنگلیاں آپ کی طرف بھی اُٹھیں گی کہ اپنے کو دیکھ لے تو خود کیسا ہے؟

داڑھی پر بار بار ہاتھ پھیرنے والے شخص کو بُرا بھلا کہنا کیسا؟

سُوال: اگر کوئی شخص اپنی داڑھی پر بار بار ہاتھ پھیرے تو لوگ اُس کے بارے میں کہتے ہیں کہ بندہ ٹھیک نہیں ہے،

---

1 ...... پ ۱۵، بنی اسرآئیل: ۳۶۔

www.dawateislami.net

اِس حوالے سے راہ نمائی فرما دیجئے۔

جواب: اگر کوئی بندہ ویسے ہی بیٹھے بیٹھے داڑھی پر ہاتھ پھیر رہا ہے تو مَعَاذَ اللہ! اُسے خراب، چیٹر، چور یا لڑاکو وغیرہ کچھ بھی نہیں کہہ سکتے۔ جو ایسا کہتا ہے وہ ٹھیک نہیں کہتا اور بدگمانی کرتا ہے اور مسلمان کے بارے میں بدگمانی کرنا حرام اور جہنم میں لے جانے والا کام ہے۔ داڑھی پر ہاتھ پھیرنے میں کوئی حرج نہیں ہے البتہ اگر نماز میں داڑھی سے کھیلیں گے تو یہ مکروہِ تحریمی اور ناجائز کام ہے، نماز میں ایسا کرنے والا گناہ گار ہو گا۔[1]

اگر کسی انجان شخص کا سامان دکان وغیرہ پر رہ جائے تو کیا کیا جائے؟

سُوال: میرے والد صاحب کرائے پر گاڑیاں دیتے ہیں، جب لوگ کرائے پر گاڑیاں لے کر جاتے اور واپس کرنے آتے ہیں تو بعض اوقات کسی کا سامان گاڑی میں رہ جاتا ہے اور پتا بھی نہیں چلتا کہ وہ سامان کس کا ہے اور کبھی ایسا بھی ہوتا ہے کہ اگر ہم ان سے رابطہ کرلیں کا آپ کا سامان گاڑی میں رہ گیا تھا اُسے لینے آجائیں تب بھی وہ نہیں آتے، اِن صورتوں میں ہمیں کیا کرنا چاہئے؟

جواب: جو لوگ اپنا سامان گاڑی میں بھول جاتے ہیں اور اُن کے مالکوں کے بارے میں کچھ پتا نہیں ہوتا تو وہ سامان لقطہ (یعنی گری پڑی ہوئی چیز) کے حکم میں ہے۔ اُس سامان کے بارے میں جہاں جہاں ممکن ہو وہاں اِعلان کریں، اپنی دُکان وغیرہ پر لکھ کر لگا دیں کہ فلاں دِن، فلاں تاریخ کو فلاں گاڑی میں کوئی اپنا سامان وغیرہ بھول گیا تھا، جس کا ہے وہ نشانی بتا کر لے جائے۔ جب یقین ہو جائے کہ سامان کا مالک اسے نہیں ڈھونڈتا ہو گا تو اب اسے اِختیار ہے کہ اگر خود غریب ہے تو خود ہی رکھ لے ورنہ کسی شرعی فقیر کو دے دے[2] یا مسجد، مدرسہ کے چندے میں دیدے۔[3]

رہی بات رابطہ کرنے کے باوجود نہ آنے کی تو ہو سکتا ہے کہ سامان بہت تھوڑا ہو یا وہ بہت دور رہتے ہوں اِس لئے واپس لینے نہ آتے ہوں۔ ایسی صورت میں اُن سے بات کرلی جائے کہ ہم آپ کے سامان کا کیا کریں؟ وہ جو بھی مشورہ دیں

---

1 ...فتاویٰ ھندیۃ، کتاب الصلاۃ، الباب السابع فیما یفسد الصلاۃ... الخ، الفصل الثانی فیما یکرہ... الخ، ۱/۱۰۵۔

2 ...فتاویٰ ھندیۃ، کتاب اللقطۃ، ۲/۲۸۹ ماخوذاً۔ درمختار، کتاب اللقطۃ، ۶/۴۲۷۔

3 ...فتاویٰ رضویہ، ۲۳/۵۶۳ ماخوذاً۔

www.dawateislami.net

اُس پر عمل کر لیں اگر وہ کہیں کہ آپ رکھ لو تو آپ رکھ لیں اور اگر وہ کہیں کہ کسی غریب کو دے دیں تو آپ وہ سامان کسی غریب کو دے دیں۔ (اِس موقع پر نگرانِ شوریٰ نے فرمایا:) جو لوگ کرائے پر گاڑی دیتے ہیں وہ اپنی 10، 15 لاکھ کی گاڑی ایسے ہی کسی کو کرائے پر نہیں دے دیتے بلکہ جسے وہ گاڑی کرائے پر دیتے ہیں اُس سے شناختی کارڈ نمبر، پتا اور رابطہ نمبر وغیرہ سب لیتے ہیں۔ نیز جنہوں نے سُوال کیا ہے اُن کے والد بھی جب اپنی گاڑی کسی کو کرائے پر دیتے ہوں گے تو اُس کا پتا وغیرہ اپنے پاس نوٹ کرتے ہوں گے ایسی صورت میں اگر کوئی شخص اپنا سامان گاڑی میں بھول گیا ہو تو اُس سے رابطہ کرنا دُشوار نہیں ہوتا کیونکہ اُس کا نام وغیرہ سب کچھ پاس موجود ہوتا ہے۔ البتہ ٹیکسی میں اگر کوئی اپنا سامان بھول جائے تو بعض اوقات اُسے ڈھونڈنا مشکل ہوتا ہے کیونکہ ڈرائیور کے پاس عموماً پیسنجر کا پتا وغیرہ نہیں ہوتا۔ (اِس موقع پر مفتی صاحب نے فرمایا:) بعض لوگ ڈرائیور سمیت گاڑیاں کرائے پر دیتے ہیں اِس لئے وہ پیسنجر سے معلومات وغیرہ نہیں لیتے لٰہذا پیسنجر اپنا سامان گاڑی میں بھول جاتے ہیں تو اُن کو ڈھونڈنا مشکل ہو جاتا ہے۔

قاضی صاحب کسی کا نکاح فارم کب تک سنبھال کر رکھیں؟

سُوال: ایک قاضی صاحب کی طرف سے سُوال آیا ہے کہ بعض قاضی حضرات جو نکاح پڑھاتے ہیں اُن کے پاس لوگوں کے بہت سارے نکاح فارم جمع ہو جاتے ہیں اور قاضی صاحب اُن لوگوں سے رابطہ بھی کرتے ہیں کہ اپنے نکاح فارم لے جاؤ مگر وہ پھر بھی لینے نہیں آتے۔ اس وقت میرے پاس 40، 50 نکاح فارم جمع ہو گئے ہیں، ان میں کچھ ایسے بھی ہیں جن کے 10، 10 سال ہو چکے ہیں۔ اب لوگوں کے نکاح فارم سنبھال کر رکھنے یا اُن تک پہنچانے کے حوالے سے قاضی صاحب کی کس حد تک ذِمّہ داری بنتی ہے، اِس حوالے سے راہ نمائی فرما دیجئے۔

جواب: وہ قاضی صاحب اتنا مقبولِ عام ہیں کہ اُن کے پاس لوگوں کے نکاح ناموں کے تھپے لگ جاتے ہیں اور بعض لوگ ایسے بے نیاز ہوتے ہیں کہ اپنے نکاح نامے قاضی صاحب کے پاس ہی چھوڑ دیتے ہیں تو شاید وہ خواب کی باراتوں کے قاضی ہوں گے۔ اب تک ان کے پاس کتنی صدیوں کے نکاح فارم جمع ہیں؟ کوئی اپنا نکاح فارم قاضی صاحب کے پاس کیوں چھوڑے گا، اس کا وزن ہی کتنا ہوتا ہے؟ ہو سکتا ہے کہ قاضی صاحب نے بولا ہو کہ بعد میں لے جانا، اُس نے بعد

میں قاضی صاحب سے رابطہ کیا ہو گا تو قاضی صاحب نے پھر کہہ دیا ہو کہ دو دن بعد لے جانا تو یوں قاضی صاحب آج کل، آج کل کر کے لوگوں کو لٹکا دیتے ہوں جس کی وجہ سے لوگ پھر لینے نہیں آتے ہوں گے ۔ بہر حال جب تک قاضی صاحب زندہ ہیں تب تک انہیں سنبھال کر رکھیں اور اِس حوالے سے اپنی اولاد کو بھی وصیت کر دیں۔

(اِس موقع پر مفتی صاحب نے فرمایا:) جس کا نکاح فارم ہوتا ہے اُسے تلاش کرنا مشکل نہیں ہوتا کیونکہ نکاح فارم پر عقدِ نکاح کے گواہوں اور دیگر لوگوں کے ایڈریس لکھے ہوتے ہیں۔ الغرض نکاح فارم پر پتا لکھا ہو یا نہ لکھا ہو اور وہ لینے آئیں یا نہ آئیں نکاح فارم کو سنبھال کر رکھنا ضروری ہوتا ہے، جب لوگوں کو نکاح فارم کی ضرورت پڑتی ہے تو وہ لینے آتے ہیں اور جب اُنہیں نکاح فارم نہیں ملتا تو وہ جھگڑتے ہیں کہ آپ نے ہمارا نکاح فارم گم کر دیا۔ نیز یہ بہت کم صورت ہوتی ہے کہ لوگ اپنا نکاح فارم چھوڑ دیتے ہوں، عموماً لوگ نکاح کے چند ہی دنوں بعد نکاح فارم لینے آجاتے ہیں لہٰذا قاضی صاحبان کے لئے یہی حکم ہو گا کہ جب تک لوگ اپنا نکاح فارم لینے نہیں آتے تب تک انہیں سنبھال کر رکھیں اور لوگوں تک پہنچائیں۔

(اِس موقع پر نگرانِ شوریٰ نے فرمایا:) جو لوگ اپنا نکاح فارم قاضی صاحب کے پاس چھوڑ دیتے ہیں جب اُنہیں باہر ملک کا سفر کرنے کے لئے ویزا بنوانا ہوتا ہے تو اُس وقت اُن سے نکاح فارم اور میرج سرٹیفکیٹ مانگا جاتا ہے پھر وہ قاضی صاحب کے پاس دوڑے چلے آتے ہیں کہ ہمارا نکاح فارم دیدو۔ (جانشینِ امیرِ اہلِ سُنَّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ نے فرمایا:) مجھے بھی اِس بات کا تجربہ ہے کہ بعض لوگ نکاح پڑھوا لیتے ہیں اور فارم قاضی صاحب کے پاس ہی چھوڑ جاتے ہیں۔ ایسے لوگوں کو جب شناختی کارڈ بنوانا ہو یا بیرونِ ملک سفر کرنے کے لئے پاسپورٹ وغیرہ بنوانا ہو اُس وقت نکاح فارم یاد آجاتا ہے ورنہ یہ نکاح فارم قاضی صاحب کے پاس چھوڑ دیتے ہیں جسے سنبھالنا قاضی کے لئے بہت آزمائش کا باعث ہوتا ہے۔ (امیرِ اہلِ سُنَّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ نے اِرشاد فرمایا:) اگر اس وقت انہیں نکاح فارم نہیں ملتا ہو گا تو یہ اس کی کاپی بنوا لیتے ہوں گے، یہاں تو لوگ جعلی پاسپورٹ اور شناختی کارڈ تک بنوا لیتے ہیں بلکہ جعلی سرٹیفکیٹ بنوا کر نوکریاں کر رہے ہوتے ہیں، اِس کام سے وہی بچتا ہو گا جسے خوفِ خدا ہو گا اور جو گناہ اور ثواب کے بارے میں جانتا ہو گا۔ چوری کے ہزاروں راستے ہیں، ہماری میمنی زبان میں ایک محاروہ ہے: ”چور جو چوڈو نظروں“ یعنی چور کی چودہ نظریں ہوتی ہیں، چوری کے کچھ نا کچھ راستے نکل آتے

www.dawateislami.net

ہیں جیسا کہ جعلی نوٹ بھی تو چھپتا اور چل جاتا ہے اور جعلی نوٹ چھپنا انٹرنیشنل پرابلم ہے۔ بڑے بڑے تُرَّم خان ممالک میں بھی جعلی نوٹیں چھپ جاتی ہیں۔ بہرحال قاضی صاحب نکاح فارم سنبھالنے کی ذِمہ داری کیوں لیں؟ لوگوں کے نکاح فارم بغیر تاخیر کیے انہیں پکڑا دیں۔ عام طور پر قاضی صاحب سے اُن کے اَطراف کے لوگ ہی نکاح پڑھواتے ہیں لہٰذا جن کے نکاح فارم ہوں اُنہیں تلاش کرکے نکاح فارم پہنچا دینا چاہیے اِسی میں عافیت ہے اور یہ آسان بھی ہے۔ قاضی صاحب جن کا نکاح پڑھائیں اُن کا فون نمبر لے لیں اور اپنے اندر احساس پیدا کریں، اِس معاملے کو آسان نہ لیں اور زبردستی اُن کو فون کرکے یا اُن کے گھر جاکر نکاح فارم انہیں پہنچا دیں۔

ایک جانور پر چُھری پھیر کر دوسرے جانوروں پر چُھری پھیرنے چلا جانا کیسا؟

سُوال: قربانی کے دِنوں میں دیکھا جاتا ہے کہ بعض قصاب حضرات لوگوں کے جانوروں پر چُھری پھیر کر اَدھورا چھوڑ کر دوسروں کے جانوروں کو ذَبح کرنے چلے جاتے ہیں جس کی وجہ سے لوگ بہت پریشان ہو جاتے ہیں، جو قصاب اِس طرح کرتے ہیں اُن کے بارے میں کیا حکم ہے؟

جواب: اِس کا حل تو یہی ہے کہ بندہ ذَبح کرنے کا مکمل طریقہ سیکھ لے اور خود ہی ذَبح کرے۔ بقر عید قصّاب کے کمانے کے دِن ہوتے ہیں اِس لئے یہ لاکھ بولیں کہ ہم چھوٹی چھوٹی بوٹیاں بنا کر جائیں گے لیکن یہ رُکیں اور اپنی بات پوری کریں بہت مشکل ہے۔ بقر عید کے دِنوں میں یہ لوگ ایک جگہ جانور پر چُھری پھیرتے ہی دوسری اور تیسری جگہ چُھری پھیرنے کے لئے بھاگتے ہیں۔ بہرحال بقر عید کا جانور کٹوانے کے لئے قصّاب سے صحیح انداز میں بات کر لی جائے کہ آپ نے ہمارے جانور کی چھوٹی چھوٹی بوٹیاں بنانی ہے تو ممکن ہے یہ مان جائیں لیکن بقر عید کے سیزن میں عموماً پیشہ ور قصّاب زیادہ سے زیادہ دِہاڑی لگانے کی چکروں میں رہتے ہیں اِس لئے یہ طے شُدہ بات کی لاج رکھیں بہت مشکل ہے۔ نیز جو قصّاب پیشہ ور نہیں ہوتے ہو سکتا ہے وہ طے شُدہ بات پر پورے اُتریں اور جانور کی چھوٹی چھوٹی بوٹیاں بنا کر جائیں اور یوں ایک ہی جانور پر سارا دِن صَرف کر دیں۔ قصّاب کو چاہئے کہ وہ طے شُدہ بات پر پورے اُتریں اگرچہ کچھ پیسے کم کمائیں۔ دَراصل لوگوں نے قربانی کا گوشت رِشتہ داروں اور غریبوں میں بانٹنا ہوتا ہے اور بعض کے گھروں میں دعوتوں کا اِہتمام

www.dawateislami.net

ہوتا ہے اور مہمانوں کو کھلانا ہوتا ہے۔ جب قصّاب جانور پر چُھری پھیر کر کہیں اور چُھری پھیرنے نکل جاتے ہیں تو اُن کا جانور گھنٹوں تک ٹھنڈا پڑا رہتا ہے اور گوشت نہ بننے کی وجہ سے بے چارے گھر والوں کا دِل جلتا ہے اور وہ پریشان ہوتے ہیں۔ قصّاب اسلامی بھائی مل جُل کر فیصلہ کرلیں کہ کم کمائیں گے لیکن لوگوں کے دِل نہیں دُکھائیں گے کہ مسلمان کا دِل خوش کرنا بہت ثواب کا کام ہے۔[1] ویسے بھی یہ قربانی دینے کے دِن ہیں تو آپ بھی یوں قربانی دیں کہ پانچ سو یا ہزار کم کما کر اچھے اَنداز میں جانور ذَبح کریں اور مسلمانوں کے دِلوں کو خوش کریں۔

کیا قربانی کے بکرے میں عقیقے کا حصہ ڈال سکتے ہیں؟

سُوال: کیا قربانی کے بکرے سے عقیقہ کر سکتے ہیں؟ (محمد یاور حسین، اسلام آباد)

جواب: منڈی میں جو بکرے قربانی کے لئے بک رہے ہوتے ہیں اُنہیں عقیقہ کی نیت سے خرید سکتے ہیں اور جو بکرا قربانی کے لئے خرید اگیا ہو اُس میں عقیقہ نہیں کر سکتے۔ ہاں بڑا جانور مثلاً اونٹ یا گائے کہ اِن میں سے ہر ایک میں سات حصے ہوتے ہیں اور سات قربانیاں بھی ہو سکتی ہیں لہٰذا اگر کسی نے قربانی کی نیت سے گائے یا اونٹ لے لیا تو اس میں قربانی کے ساتھ عقیقہ بھی کر سکتا ہے۔[2]

اگر قربانی واجب ہو تو اس کی اَدائیگی کرنی ہوگی

سُوال: عیدِ قربان آرہی ہے اور بچے قربانی کرنے کے لئے ضِد کرتے ہیں مگر حالات ایسے نہیں کہ ہم قربانی کر سکیں، ایسے حالات میں بچوں کو کس طرح سمجھائیں؟ بلکہ کورونا وائرس کی وجہ سے ساری دُنیا کی جو حالت ہے اس میں قربانی کرنا تو دور کی بات ہے اپنی نوکری بچانا مشکل ہو گیا ہے کہ اب لوگ اپنے ملازمین کو بھی کام سے نکال رہے ہیں کہ کورونا وائرس

---

1 ......حدیثِ پاک میں ہے: اللہ پاک کے نزدیک فرائض کی اَدائیگی کے بعد سب سے افضل عمل مسلمان کے دِل میں خوشی داخل کرنا ہے۔ (معجم کبیر، ۱۱/ ۵۹، حدیث: ۱۱۰۷۹) ایک اور حدیثِ پاک میں ہے: بے شک مغفرت کو واجب کر دینے والی چیزوں میں سے تیرا اپنے مسلمان بھائی کا دِل خوش کرنا بھی ہے۔ (معجمِ اوسط، ۶/ ۱۲۹، حدیث: ۸۲۴۵) حضرتِ سَیِّدُنا بِشر حافی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہِ فرماتے ہیں: کسی مسلمان کا دِل خوش کرنا 100 (نفلی) حج سے بہتر ہے۔ (کیمیائے سعادت، ۲/ ۷۵۱)

2 ......ردالمحتار، کتاب الاضحیۃ، ۹/ ۵۴۰۔ بہارِ شریعت، ۳/ ۳۵۷، حصہ: ۱۵۔

www.dawateislami.net

کی وجہ سے بہت نقصان ہو گیا، ایسے حالات میں کیا کرنا چاہیے؟

جواب: اگر کوئی شخص صاحبِ نصاب ہے اگرچہ کورونا وائرس سے پہلے کروڑ پتی تھا اب لکھ پتی رہ گیا ہے تو تب بھی قربانی کرنا واجب ہے جبکہ قربانی کی شرائط بھی پائی جاتی ہوں۔ قربانی واجب ہو جانے کے بعد بالفرض بچے قربانی کرنے سے منع بھی کریں تب بھی قربانی کرنی ہو گی۔ اگر قربانی واجب نہ ہو اور بچے قربانی کرنے کے لئے ضِد کر رہے ہوں تو انہیں ڈانٹنے یا جھاڑنے کے بجائے بغیر جھوٹ بولے اور جھوٹا آسرا دیئے پیار محبت سے سمجھائیں۔ نیز قربانی کے لئے محلے میں جو بکرے آتے ہیں انہیں وہ دِکھا دیں اِنْ شَآءَ الله بچوں کو صبر آجائے گا۔

جانور ذَبح ہوتے وقت شور مچانا اور تماشا دیکھنا کیسا؟

سُوال: جب جانور ذَبح کیا جاتا ہے تو بعض لوگ شور مچاتے ہیں جس کی وجہ سے جانور گھبرا جاتا ہے، اِس طرح کرنا کیسا؟

(زین عطاری)

جواب: جب چوراہے پر لوگوں کے ہجوم میں جانور ذَبح کرنے کا شوق ہے تو پھر شور بَرداشت کرنا پڑے گا۔ اگر شور و غل سے بچنا چاہتے ہیں تو چار دیواری میں یا ذَبح کے لئے جو جگہ بنی ہوتی ہے وہاں جانور ذَبح کریں۔ ہمارے ملک میں کئی لوگ گلیوں اور سڑکوں پر ہی جانور ذَبح کر دیتے ہیں جبکہ ہر ملک میں ایسا نہیں اور بعض ممالک میں بہت سختیاں ہیں وہاں جانور ذَبح کرنے کے لئے سلاٹر ہاؤس (مذبح خانے) بنے ہوتے ہیں اور لوگ اپنے جانور وہیں جا کر ذَبح کرتے ہیں۔ شور مچانے سے ہر جانور نہیں بھاگتا لیکن اسے سنبھالنے والا کمزور ہو یا بے خیالی اور غفلت ہو گئی تو جانور چھوٹ کر بھاگ سکتا ہے اور کبھی ایسا بھی ہوتا ہو گا کہ جانور بھاگنے کے بجائے شور کرنے والوں پر حملہ کر دیتا ہو گا، اِس لئے شور کرنے والوں کو بھی ڈرنا چاہیے کہ کہیں ایسا نہ ہو کہ کچھ کا کچھ ہو جائے۔ بہر حال جانور ذَبح کرتے وقت شور مچانا اور تماشا بنانا مناسب نہیں ہے، جب جانور ذَبح ہو رہا ہو تو اُس وقت شور مچانے، تالیاں بجانے، سیٹیاں مارنے اور تماشا دیکھنے کے بجائے عبرت حاصل کرنی چاہئے اور اللہ پاک توفیق دے تو بندے کو اپنی موت یاد کرنی چاہئے۔ جب بکری ذَبح ہوتی ہے تو وہ تکلیف کی وجہ سے تڑپ رہی ہوتی ہے اُس وقت ہمیں اس پر رحم کھانا چاہئے کہ جب کبھی اپنی انگلی کٹ جائے تو کیسی تکلیف ہوتی ہے حالانکہ انگلی کٹنا کوئی اتنی

www.dawateislami.net

بڑی تکلیف نہیں ہے اگر گردن کٹ جانے کا تجربہ ہو جائے تو پھر پتا چلے گا کہ کیسی تکلیف ہوتی ہے اور اُس وقت بندہ کسی کو کچھ بتا بھی نہیں سکے گا۔ بس اللہ کریم ہم سب کو عافیت نصیب فرمائے۔ اٰمِین بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِین صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

فقیر نے قربانی کے لئے جانور لیا تو اُسے اُسی جانور کی قربانی کرنی ہو گی

سُوال: میں نے بقر عید سے کافی پہلے ایک جانور اِس نیت سے خریدا تھا کہ میں اِس کی قربانی کروں گا مگر اب میری نیت بن رہی ہے کہ میں اِسے بیچ دوں تو کیا ایسا کر سکتے ہیں؟

جواب: جس پر قربانی واجب نہیں تھی اور وہ فقیر تھا پھر اُس نے اس نیت سے جانور پالا کہ میں اِس کی قربانی کروں گا تو اُس پر اُسی جانور کی قربانی واجب ہے۔[1] اب نہ اُس جانور کو بدل سکتا ہے نہ بیچ سکتا ہے۔ (اِس موقع پر مفتی صاحب نے فرمایا:) اگر وہ شخص غنی ہے تو جتنے کا وہ جانور ہے اس سے کم قیمت کا جانور خریدنے کے لئے اُسے بیچ رہا ہے تو یہ ناجائز ہے اور گناہ گار ہو گا اُس پر توبہ کرنا بھی لازم ہے۔ اگر اُسی کی قیمت کا دوسرا جانور لانا چاہتا ہے تب بھی مکروہِ تحریمی اور گناہ ہے، اگر اُس سے بہتر جانور لانا چاہتا ہو تو اِس صورت میں اُس جانور کو بیچنا جائز ہے۔[2]

قربانی کرنا اللہ پاک کی رضا حاصل کرنے کا ذریعہ ہے

سُوال: قربانی کیوں ضروری ہے اس کی جگہ غریب کی مدد کیوں نہیں کر دی جاتی؟

جواب: نکاح میں کھانے کی اتنی دیگیں پکوانا کیوں ضروری ہے؟ لاکھوں روپے کا ہال بک کروانا کیوں ضروری ہے؟ سونے سے دُلہن کو لاد دینا کیوں ضروری ہے؟ اِن سوالات کے تم جوابات دو پھر میں تمہیں قربانی کرنے کا جواب دیتا ہوں۔ قربانی اِس لئے ضَروری ہے کہ اللہ پاک نے حکم دیا ہے: ﴿فَصَلِّ لِرَبِّكَ وَانْحَرْ ۝﴾[3] ترجَمۂ کنزالایمان: ”تو تم اپنے رَب کے لیے نماز پڑھو اور قربانی کرو۔“ ایک اور مقام پر اللہ پاک اِرشاد فرماتا ہے: ﴿قُلْ اِنَّ صَلَاتِیْ وَنُسُكِیْ وَمَحْیَایَ وَمَمَاتِیْ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ ۝﴾[4]

---

1 ......بہارِ شریعت، ۳/۳۳۱، حصہ: ۱۵۔

2 ......جد الممتار، کتاب الاضحیۃ، ۶/۴۶۰۔

3 ......پ۳۰، الکوثر: ۲۔

4 ......پ۸، الانعام: ۱۶۲۔

www.dawateislami.net

ترجمۂ کنزالایمان: ”تم فرماؤ بے شک میری نماز اور میری قربانیاں اور میرا جینا اور میرا مرنا سب اللہ کے لیے ہے جو رب سارے جہان کا۔“

قربانی کرنا تو ہمیں حکمِ خداوندی ہے اور ہم اپنے رب کے حکم پر لَبَّیْکَ اَللّٰھُمَّ لَبَّیْکَ کہتے ہوئے قربانی کرتے ہیں۔ اَحادیثِ مبارکہ میں پیارے آقا، مدینے والے مصطفےٰ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے بھی قربانی کرنے کا حکم فرمایا ہے۔[1] تو یوں صاحبِ اِستطاعت پر قربانی واجب ہے، جس کی اَدائیگی کرنی ہی کرنی ہے۔ جب آپ نکاح میں لاکھوں روپے خرچ کریں تو اُس وقت غریبوں کو یاد رکھا کریں اور قربانی کے وقت بھی غریبوں کو یاد رکھیں کہ قربانی کر کے اس کا گوشت غریبوں تک پہنچا دیں۔ روزہ افطار کرتے ہوئے خود کباب سموسے وغیرہ کھانے کے بجائے غریبوں کو یاد کر کے ان تک پہنچا دیا کریں۔

قربانی کے ذَریعے غریبوں کے وارے نیارے

قربانی کے ذریعے غریبوں، اَمیروں، بچوں اور بڑوں سب کا بھلا ہو جاتا ہے۔ جو غریب سارا سال جی بھر کر گوشت نہیں کھا پاتے اُن کا جی بھی قربانی کے دِنوں میں بھر جاتا ہے، ایسے ایسے غریب بھی ہوتے ہیں جو بے چارے گوشت خرید کر نہیں کھا سکتے، کبھی کوئی خاص موقع آ گیا یا دعوت آ گئی تو اس میں گوشت کھا لیا تو کھا لیا۔ عموماً یہ بے چارے دال اور سبزیاں ہی کھا رہے ہوتے ہیں۔ قربانی کے دِنوں میں ان غریبوں کو بھی اچھی اچھی بوٹیاں کھانے کو مل جاتی ہیں۔

---

[1] ...... قربانی سے متعلق چار فرامینِ مصطفےٰ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم ملاحظہ کیجئے: (1) اُمُّ المومنین حضرتِ سَیِّدَتُنا عائشہ صدیقہ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہَا سے روایت ہے کہ رسولُ اللہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: یوم النحر (دسویں ذی الحجہ) میں ابنِ آدم کا کوئی عمل خدا کے نزدیک خون بہانے (قربانی کرنے) سے زیادہ پیارا نہیں اور وہ جانور قیامت کے دن اپنے سینگ اور بال اور کھروں کے ساتھ آئے گا اور قربانی کا خون زمین پر گرنے سے قبل خدا کے نزدیک مقامِ قبول میں پہنچ جاتا ہے لہٰذا اسے خوش دلی سے کرو۔ (ترمذی، کتاب الاضاحی، باب ماجاء فی فضل الاضحیۃ، ۳/ ۱۶۲، حدیث: ۱۴۹۸) (2) حضرتِ سَیِّدُنا امام حسن بن علی رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُمَا سے روایت ہے کہ حضور صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: جس نے خوش دلی سے طالبِ ثواب ہو کر قربانی کی وہ آتشِ جہنم سے حجاب (روک) ہو جائے گی۔ (معجم کبیر، باب الحاء، مسند حسن بن علی بن ابی طالب، ۳/ ۸۴، حدیث: ۲۷۳۶) (3) حضرت سَیِّدُنا عبدُ اللہ ابن عباس رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُمَا سے روایت ہے کہ نبیِّ کریم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے اِرشاد فرمایا: جو روپیہ عید کے دن قربانی میں خرچ کیا گیا اس سے زیادہ کوئی روپیہ پیارا نہیں۔ (معجم کبیر، طاؤس عن ابن عباس، ۱۱/ ۱۴، حدیث: ۱۰۸۹۴) (4) حضرتِ سَیِّدُنا ابو ہریرہ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ سے روایت ہے کہ نبیِّ آخر الزماں صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے اِرشاد فرمایا: جس میں وسعت ہو اور قربانی نہ کرے وہ ہماری عید گاہ کے قریب نہ آئے۔ (ابن ماجہ، کتاب الاضاحی، باب الاضاحی واجبۃ ھی ام لا، ۳/ ۵۲۹، حدیث: ۳۱۲۳)

www.dawateislami.net

اللہ پاک نے ہمیں قربانی کا جو حکم دیا ہے اِس میں ہزارہا حکمتیں ہیں اور اگر ظاہری طور پر کچھ بھی نفع نظر نہ آئے تب بھی سب سے بڑا نفع یہ ہے کہ قربانی کرنے والے سے اللہ پاک راضی ہو جاتا ہے۔ یہ قربانیاں روزِ قیامت پُل صراط پر سواریاں بنیں گیں۔[1] پُل صراط جو بال سے باریک، تلوار کی دھار سے تیز، جس سے لوگ کٹ کٹ کر گر رہے ہوں گے، ایسے میں جو اللہ پاک کی رضا کے لئے ریاکاری اور دِکھلاوے سے بچ کر قربانی کرے اور وہ خدا کی بارگاہ میں قبول ہو جائے تو وہ قربانی پل صراط پر آئے گی اور اس کو سُوار کر کے لے جائے گی۔ قربانی کرنے میں نفع ہی نفع ہے، اِس میں نقصان تو ہے ہی نہیں۔ قربانی کے جانور کے ایک ایک بال کے بدلے میں نیکیاں ملیں گی۔[2] عیدُ الاضحیٰ کے دِن سب سے افضل ترین عمل قربانی کرنا ہے، جیسے ہی قربانی کا جانور ذبح کیا اس کا خون زمین پر گرنے سے پہلے اللہ پاک کی بارگاہ میں مقبول ہو جاتا ہے۔[3] اَلْحَمْدُ لِلّٰہ! اللہ پاک نے ہم پر قربانی واجب کر کے بہت بڑا اِحسان فرمایا ہے۔

قربانی کے ذَریعے غریبوں کیلئے روزگار کے مَواقع

(اِس موقع پر نگرانِ شوریٰ نے فرمایا:) جب قربانیاں ہو رہی ہوتی ہیں تو غریب کہاں فائدہ نہیں اُٹھا رہے ہوتے؟ رسیاں بیچنے والے، چارہ بیچنے والے، ٹرانسپورٹ والے، شامیانے اور ٹینٹ لگانے والے اور اِس کے علاوہ بیسیوں شعبہ جات سے تعلق رکھنے والے قربانی کے دِنوں میں فائدہ اُٹھا رہے ہوتے ہیں۔ پھر کھالیں جمع کرنے والے، ان پر کام کرنے والے، جہاں اِن کھالوں کے ذَریعے چمڑے کی مختلف چیزیں تیار کی جاتی ہیں وہاں کثیر تعداد میں لوگ کام کر رہے ہوتے ہیں۔ اگر دیکھا جائے تو دُنیا بھر میں کروڑوں لوگ جو عام مزدور کہلاتے ہیں وہ قربانی کے ذریعے فائدہ اُٹھا رہے ہوتے ہیں۔ پھر قربانی کا گوشت تقسیم کرنے والے اِسے دُنیا بھر میں کہاں کہاں تقسیم کر رہے ہوتے ہیں۔ قربانی کے ذَریعے اَربوں کھربوں روپوں کی معیشت کا کام چل رہا ہوتا ہے۔ قربانی کے ذریعے اِسلام کی یہ خوبصورتی ظاہر ہوتی ہے کہ جہاں دُنیا بھر میں لاکھوں کروڑوں جانوروں کی قربانیاں ہوتی ہیں وہاں اِن قربانیوں کے ذَریعے معیشت کا ایک بہت بڑا نظام بھی چل رہا ہوتا ہے۔

1 ......مرقاۃ المفاتیح، کتاب الصلاۃ، باب فی الاضحیۃ، الفصل الثانی، ۳/۵۷۴، تحت الحدیث: ۱۴۷۰۔

2 ......ابن ماجہ، کتاب الاضاحی، باب ثواب الاضحیۃ، ۳/۵۳۱، حدیث: ۳۱۲۷۔

3 ......ترمذی، کتاب الاضاحی، باب ما جاء فی فضل الاضحیۃ، ۳/۱۶۲، حدیث: ۱۴۹۸۔

www.dawateislami.net

کیا ایک تولہ سونا ہو تو قربانی واجب ہے؟

سُوال: کسی خاتون کے پاس صرف ایک تولہ سونا ہے تو کیا اُن پر قربانی واجب ہو گی؟

جواب: اُن کے پاس صرف ایک تولہ سونا ہے، چاندی یا رقم یا حاجتِ اصلیہ سے زائد سامان وغیرہ کچھ بھی نہیں ہے تو اِس صورت میں اُن پر قربانی واجب نہیں ہو گی۔ البتہ ایسا بہت کم ہوتا ہے کیونکہ جس کے پاس سونا ہو اُس کے پاس کچھ نا کچھ رقم ہوتی ہے یا حاجتِ اصلیہ سے زائد سامان ہوتا ہے ایسی صورت میں قربانی واجب ہو گی۔

کیا پچھلے سال کی قربانی اِس سال ہو سکتی ہے؟

سُوال: کسی شخص نے پچھلے سال قربانی نہیں کی تھی تو پچھلے سال کی قربانی اس سال ہو سکتی ہے؟

جواب: اگر پچھلے سال اُس پر قربانی واجب تھی اور اُس نے نہیں کی تو پچھلے سال کی قربانی اِس سال نہیں کر سکتا۔ اگر پچھلے سال قربانی واجب تھی اور جان بوجھ کر نہیں کی تو توبہ کرے اور قربانی نہ کرنے کی وجہ سے اس کے بدلے میں ایک زندہ بکری یا اُس کی رقم صدقہ کرے۔[1] نیز یہ بکری یا اُس کی رقم اُس شخص کو ہی دے سکتے ہیں جسے زکوٰۃ دے سکتے ہیں، اگر پچھلے سال کی قربانی اِس سال کرے تب بھی ادا نہیں ہو گی، البتہ اِس سال بھی قربانی واجب ہو تو وہ کر لے۔

قربانی کا گوشت ذخیرہ کرنا کیسا؟

سُوال: قربانی کا گوشت ذخیرہ کرنے کے بارے میں شرعی حکم کیا ہے؟

جواب: قربانی کا گوشت ذخیرہ کرنا جائز ہے، اِسے محفوظ رکھیں اور سال بھر تک کھائیں حتّٰی کہ دس سال تک کھائیں مگر طبی مَسائل اپنی جگہ پر ہیں۔

کیا آن لائن قربانی کرواسکتے ہیں؟

سُوال: کیا آن لائن قربانی کرنا جائز ہے اور اِس طرح قربانی کا واجب ادا ہو جائے گا؟

جواب: آن لائن قربانی کرنے کا یہ مطلب ہے کہ آن لائن بکنگ کروائی جائے جس طرح ہمارے یہاں بھی اِجتماعی

---

[1] ...... بہارِ شریعت، ۳/۳۳۹، حصہ:۱۵۔

www.dawateislami.net

قربانی کے لئے آن لائن بکنگ کی جاتی ہے۔ جب قربانی کی شرائط پائی جائیں گی تو پھر قربانی ہو جائے گی۔

کیا قربانی کی جگہ پیسے صدقہ کر سکتے ہیں؟

سُوال: کیا قربانی کی جگہ پیسے صدقہ کر سکتے ہیں؟

جواب: جس پر قربانی کرنا واجب ہو تو قربانی کے دِنوں میں اُس پر قربانی کرنا ہی واجب ہے۔[1] اگر کسی نے اپنی کوتاہی کی وجہ سے قربانی نہ کی اور قربانی کا وقت نکل گیا تو وہ گناہ گار ہو گا، اسے توبہ بھی کرنی پڑے گی۔ اب ایک بکری زندہ یا اس کی رقم صدقہ کرے[2] اور یہ اُسے دے جس کو زکوۃ دے سکتے ہیں۔

کیا عیب دار جانور کی قربانی ہو جائے گی؟

سُوال: قربانی کا جانور اگر عیب دار نکلے تو کیا کریں؟

جواب: اگر جانور میں ایسا عیب ہو جس کی وجہ سے قربانی نہیں ہوتی تو ظاہر ہے قربانی نہیں ہو گی۔ اگر کسی نے دھوکے سے وہ جانور بیچا ہے تو اُسے جانور بدل کر دینا ہو گا، اگر اِس کے پاس آنے کے بعد جانور عیب دار ہوا ہے تو یہ اس کا نصیب ہے۔ اگر قربانی کرنے والا غنی ہے تو اس پر دوسرے جانور کی قربانی کرنا واجب ہے جبکہ فقیر نے قربانی کرنے کی نیت کی تھی تو اُس پر اُسی جانور کی قربانی واجب ہے اگرچہ وہ عیب دار ہو۔[3]

پورے گھر والوں کی طرف سے ایک بکرے کی قربانی کرنا کیسا؟

سُوال: کیا ایک بکرا پورے گھر کی طرف سے قربان کیا جائے تو سب کے لئے کافی ہو جائے گا؟

جواب: اگر یہ نیت تھی کہ پورے گھر والوں کی طرف سے ایک بکرے کی قربانی ہے تو اِس طرح کسی ایک کی طرف سے بھی قربانی نہیں ہو گی۔[4]

---

1. بہارِ شریعت، ۳/ ۳۳۵، حصہ:۱۵۔
2. بہارِ شریعت، ۳/ ۳۳۹، حصہ:۱۵۔
3. دُرِّ مختار، کتاب الاضحیۃ، ۹/ ۵۳۹۔ بہارِ شریعت، ۳/ ۳۴۲، حصہ:۱۵۔
4. فتاویٰ رضویہ، ۲۰/ ۳۶۹۔ ابلق گھوڑے سوار، ص۸۔

www.dawateislami.net

کیا جلے ہوئے کوئلے جنات کی غذا ہیں؟

سُوال: جلتے ہوئے کوئلوں کو پانی ڈال کر بجھانا کیسا؟ نیز سُنا ہے کہ ”جلے ہوئے کوئلوں کو نہیں بجھانا چاہئے کہ یہ جنات کی خوراک ہیں“، کیا یہ بات صحیح ہے؟

جواب: ہڈیاں بھی تو جنات کی خوراک ہیں اور ہم اِنہیں پانی میں ڈال کر پکاتے ہیں، کوئلے تو جل چکے، کیا جلی ہوئی راکھ بھی جنات کی غذا ہوتی ہے؟ ہاں بغیر جلے ہوئے کوئلے جنات کی غذا ہو سکتے ہیں۔ بہر حال جلتے ہوئے کوئلوں کو پانی سے بجھانے میں کوئی حرج نہیں ہے، آگ اور پانی کی آپس میں دُشمنی ہے اور پانی آگ کو بجھاتا ہے اس لئے کوئلے کی آگ بھڑک جائے تو اسے بجھا دینا چاہئے۔

گِری پڑی چیز پر مقدس نام لکھا ہو تو اُسے اُٹھانے کا حکم

سُوال: راستے میں نوٹ یا سکہ نظر آئے جس پر کوئی مقدس نام وغیرہ لکھا ہو تو اس کی تعظیم کی نیت سے کسی نے اُسے اُٹھا کر اونچی جگہ رکھ دیا تو کیا اس پر بھی لقطے کے اَحکام جاری ہوں گے؟

جواب: اگر کسی نے گِری پڑی چیز اپنی نیت سے نہیں بلکہ اُس لقطہ پر مقدس نام لکھا ہوا تھا اُس کی تعظیم کی وجہ سے اُٹھائی اور اُسے اونچی جگہ پر رکھ دیا تو اُٹھانے والے پر اپنی نیک نیتی کی وجہ سے گناہ وغصب والا حکم نہیں لگے گا، یہ الگ بات ہے کہ اُسے اُٹھا کر اونچی جگہ پر رکھ دینے کی وجہ سے ڈھونڈنے والے کو وہ چیز نہیں ملے گی۔

وَظائف کے ذریعے چوری ڈکیتی کیا ہوا مال واپس مل گیا

سُوال: کیا روحانی علاج کے ذریعے سے چوری ڈکیتی کیا ہوا مال واپس مل جاتا ہے؟

جواب: اللہ پاک نے روحانی علاج میں ایسی طاقت رکھی ہے کہ اِس کے ذریعے سے مسائل حل ہو جاتے ہیں۔ ایک بار میں کسی دوسرے ملک میں تھا تو وہاں کچھ اِس طرح کا واقعہ پیش آیا تھا تو اَلْحَمْدُ لِلّٰہ روحانی علاج کے ذریعے مسئلہ حل ہو گیا تھا۔ (اس موقع پر نگرانِ شوریٰ نے فرمایا:) میرے جاننے والے ایک صاحب کی گاڑی میں 50 لاکھ روپے تھے اور اُن کی گاڑی ملازموں کو پیسے بانٹنے کے لئے جا رہی تھی تو اُس گاڑی میں ڈکیتی پڑ گئی۔ اُن کا میرے پاس فون آیا اور اُنہوں نے

مجھے اِس حوالے سے خبر دی۔ میں نے دعوتِ اسلامی کی مجلس ”روحانی علاج“ والوں سے رابطہ کیا کہ کوئی حل بتائیں کہ جس کے ذریعے پیسے مل جائیں۔ مجلس ”روحانی علاج“ والوں نے مجھے بتایا کہ جن کے پیسے چلے گئے ہیں وہ ”سورۂ طارق“ کا وِرد کریں۔ میں نے اُن صاحب کو بتادیا کہ آپ یہ وظیفہ کریں، تھوڑی دیر کے بعد میرے پاس اُن کا فون آیا، انہوں نے کہا کہ پیسے مل گئے ہیں۔ میں نے اُن سے پوچھا کہ کیسے ملے؟ اُنہوں نے بتایا کہ دراصل وہ پیسے گارمنٹس کے کارٹن میں تھے، جب ڈکیتوں نے گاڑی کی تلاشی لی اور انہیں گارمنٹس کے کپڑوں کے علاوہ کچھ ملا نہیں ہوگا تو گاڑی چھوڑ کر چلے گئے ہوں گے۔ پھر یہ گاڑی پولیس والوں کو مل گئی، پولیس والوں نے مجھ سے رابطہ کیا کہ 50 لاکھ روپے سمیت آپ کی گاڑی ہمیں مل گئی ہے، وہ اچھے پولیس والے تھے تو اُنہوں نے بغیر کچھ مانگے پورے کے پورے 50 لاکھ روپے گاڑی سمیت مجھے واپس کر دیئے۔ اُنہوں نے یہ بھی بتایا کہ یہ الگ بات ہے کہ بعد میں دو پولیس والے میرے پاس آئے تھے اور کچھ مانگ رہے تھے تو میں نے اُنہیں دے دیا۔ اِس واقعے کے بعد ہمارے خاندان میں یہ بات مشہور ہوگئی کہ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ! روحانی علاج کے ذریعے سے چوری ڈکیتی کیا ہوا مال واپس مل جاتا ہے۔

کیا نمازِ عید سے پہلے قربانی کر سکتے ہیں؟

سُوال: کیا نمازِ عید سے پہلے قربانی کر سکتے ہیں؟

جواب: نمازِ عید سے پہلے گاؤں میں قربانی کر سکتے ہیں، شہر میں نہیں کر سکتے۔ البتہ پورے شہر میں کسی ایک جگہ بھی نمازِ عید کا ایک سلام پھر گیا اور اِس کے بعد جانور پر چھری پھیری تو قربانی ہو جائے گی۔[1]

اذان دیتے وقت کانوں میں انگلیاں ڈالنے کی حکمت

سُوال: اذان دیتے وقت کانوں میں اُنگلیاں ڈالنے کی کیا حکمت ہے؟

جواب: اذان دیتے وقت کانوں میں اُنگلیاں ڈالنے یا کانوں پر ہاتھ رکھ لینے کی حکمتیں بہارِ شریعت میں کچھ اِس طرح لکھی ہیں کہ اذان دیتے وقت جب مؤذن کے کان بند ہوتے ہیں تو وہ یہ سمجھتا ہے کہ ابھی آواز مدھم ہے لہٰذا وہ مزید

---

[1] ...فتاویٰ ھندیة، کتاب الاضحیة، الباب الثالث فی وقت الاضحیة، ۵/ ۲۹۵۔ بہارِ شریعت، ۳/ ۳۳۷، حصہ: ۱۵۔

www.dawateislami.net

آواز بلند کرتا ہے۔ نیز اِس کی اصل حکمت تو یہی ہے کہ حدیثِ پاک میں اذان کے وقت آواز بلند کرنے کا حکم ہے۔[1] کانوں کو بند کرنے کا طریقہ یہ ہے کہ کانوں میں انگلیاں اِس انداز میں ڈالیں کہ باہر کی آواز صاف سنائی نہ دے۔

کیا قہقہہ لگانے سے وُضو ٹوٹ جاتا ہے؟

سُوال: کیا عام حالات میں قہقہہ لگانے سے وُضو ٹوٹ جاتا ہے؟

جواب: رُکوع و سجود والی نماز میں بالغ نے قہقہہ لگایا تو اُس کی نماز ٹوٹ جائے گی اور وُضو بھی ٹوٹ جائے گا۔[2] اگر عام حالات میں قہقہہ لگایا تو وُضو نہیں ٹوٹے گا البتہ دوبارہ وُضو کر لینا مستحب ہے۔[3]

مسافر امام کے پیچھے مقیم چار رَکعت والی نماز کس طرح پڑھے؟

سُوال: ہم نے عشا کی نماز باجماعت ایک امام کے پیچھے پڑھی تو اُنہوں نے نماز شروع کرنے سے پہلے ہمیں بتایا کہ میں مسافر ہوں لہٰذا میں آپ لوگوں کو دو رکعت نماز پڑھا کر سلام پھیر دوں گا اور آپ لوگوں نے چار رکعتیں پوری پڑھنی ہے۔ اب پوچھنا یہ تھا کہ آخری دو رکعت میں کیا پڑھیں گے؟

جواب: مسافر امام نے دو رکعت پڑھا دی تو اب مقتدی کو تیسری اور چوتھی رکعت کے قیام میں سورۂ فاتحہ نہیں پڑھنی بلکہ اتنی دیر خاموش رہنا ہے۔[4] رکوع و سجود جس طرح کرتے اور جو پڑھتے ہیں ان میں بھی اسی طرح کرنا ہے۔

کیا مکروہِ تنزیہی کام بار بار کرنے سے مکروہِ تحریمی بن جاتا ہے؟

سُوال: کیا مکروہِ تنزیہی کام بار بار کرنے سے مکروہِ تحریمی بن جاتا ہے؟

جواب: جی نہیں۔

کیا لال دستر خوان پر کھانا کھانا سُنَّت ہے؟

سُوال: زمین پر دستر خوان بچھا کر کھانا کھانا سنت ہے تو کیا بیڈ یا اونچی جگہ پر دستر خوان بچھا کر کھانا سُنَّت ہے؟

---

1 ...... بہارِ شریعت، ۱/۴۷۰، حصہ:۳۔

2 ...... فتاویٰ ہندیۃ، کتاب الطھارۃ، الباب الاول فی الوضوء، الفصل الخامس فی نواقض الوضوء، ۱/۱۲۔

3 ...... فتاویٰ ہندیۃ، کتاب الطھارۃ، الباب الاول فی الوضوء، الفصل الثالث فی المستحبات، ۱/۹۔ 4 ...... بہارِ شریعت، ۱/۴۸۷، حصہ:۳۔

www.dawateislami.net

جواب: ایسی کوئی روایت نہیں پڑھی کہ سرکار صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے کبھی ٹیبل، کرسی یا کسی اونچی جگہ پر دستر خوان بچھا کر کھانا کھایا ہو۔ سرکار صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم زمین پہ دستر خوان بچھا کر کھانا کھاتے تھے۔[1] فیضانِ سنت، جلد اول کے صفحہ نمبر 204 اور باب آدابِ طعام کے صفحہ نمبر 28 پر ہے: مفتی احمد یار خان صاحب رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: سنت یہ ہے کہ کھانے کے آگے قدرے جھک کر بیٹھے، دستر خوان کپڑے، چمڑے یا کھجور کے پتوں کا ہو کہ اِن تین قسم کے دستر خوانوں پر حضور صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے کھانا کھایا ہے۔ دستر خوان نیچے زمین پر بچھتا تھا اور سرکار صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم بھی خود زمین پر تشریف فرما ہوتے تھے۔[2] ہمارے یہاں رنگ برنگ کے دستر خوان بچھائے جاتے ہیں اور لال دستر خوان بھی بہت استعمال ہوتا ہے لیکن میں قصداً اِسے استعمال کرنے سے بچتا ہوں تاکہ لوگ لال دستر خوان کو سُنَّت نہ سمجھ لیں۔ سُنَّت سمجھ کر لال دستر خوان استعمال نہ کریں، ویسے استعمال کرنے میں حرج نہیں اور یہ جائز ہے بلکہ سورۃ المائدہ کی تفسیر میں بیان کیا گیا ہے کہ جو دستر خوان آسمان سے نازل ہوا وہ لال تھا۔[3] بعض اسلامی بھائی اِرادۃً لال دستر خوان لے آتے ہیں اور لوگ سمجھتے ہوں گے کہ لال دستر خوان استعمال کرنا سُنَّت ہے اور اِنہیں وجوہات کی بنا پر میں لال دستر خوان استعمال نہیں کرتا حتّٰی کہ میں اپنے گھر میں بھی لال دستر خوان استعمال کرنے سے بچتا ہوں۔ جن کے پاس لال دستر خوان ہو اُنہیں اِسے پھینکنا جائز نہیں ہے البتہ آئندہ نہ خریدیں۔

کسی کی مدد کرتے وقت اس سے اپنی مدد کی توقع رکھنا کیسا؟

سُوال: جب ہم کسی کی مدد کرتے ہیں تو دِل میں یہ توقع رکھتے ہیں کہ اگر مجھے کبھی مدد کی ضرورت پڑی تو یہ میری مدد کرے، کیا ایسی توقع رکھنی چاہئے؟

1 ...... حضرتِ سَیِّدُنا اَنس رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ سے روایت ہے کہ حضور صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے خوان (یعنی میز) پر کھانا کھایا نہ ہی چھوٹی چھوٹی پیالیوں میں کھایا اور نہ آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے لئے پتلی چپاتیاں پکائی گئیں۔ حضرتِ سَیِّدُنا قتادہ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ سے جب پوچھا گیا وہ حضرات کس چیز پر کھاتے تھے؟ فرمایا: دستر خوان پر۔ (بخاری، کتاب الاطعمۃ، باب ما کان النبی صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم و اصحابہ یاکلون، ۳/ ۵۳۲، حدیث: ۵۴۱۵)

2 ...... مراٰۃ المناجیح، ۶/ ۱۳۔

3 ...... تفسیر کبیر، پ ۷، المآئدۃ، تحت الآیۃ: ۱۱۵، ۴/ ۴۶۳۔

www.dawateislami.net

جواب: جس کا عمل ہو بے غرض اُس کی جزا کچھ اور ہے، اللہ پاک کی رضا کے لیے مدد کرنی چاہیے۔ کسی کی مدد کرتے ہوئے اس سے اپنی مدد کی توقع رکھنا کہ جب مجھے ضرورت پڑے تو وہ میری مدد کرے تو یہ ذاتی مفاد ہو گیا لہٰذا صرف اللہ پاک کی رضا کے لئے مدد کرنی چاہیے۔ آپ جس کی مدد کر رہے ہیں وہ بھی آپ کے کام آئے یہ خام خیالی ہے اور مدد کرنے کا جو بدلہ اللہ پاک دے گا یقیناً وہ کوئی اور نہیں دے سکتا۔ (اِس موقع پر مفتی صاحب نے فرمایا:) کسی کی مدد اِس توقع کے ساتھ کرنا کہ جب مجھے مدد کی ضرورت پڑے وہ بھی میری مدد کرے تو اِس صورت میں مدد کرنے کا ثواب نہیں ملے گا۔

(**نگرانِ** شوریٰ نے فرمایا:) بغیر کسی غرض کے مدد کرنے کے حوالے سے حضرتِ سَیِّدُنا صدیق اکبر رَضِیَ اللہُ عَنْہُ کا واقعہ بھی بیان کیا جاسکتا ہے، جس کا مفہوم یہ ہے کہ حضرتِ سَیِّدُنا صدیق اکبر رَضِیَ اللہُ عَنْہُ بغیر کسی بدلے کے غلاموں کو آزاد فرما دیا کرتے تھے، آپ سے کہا گیا کہ شاید ان غلاموں کا آپ پر کوئی احسان ہو گا اِس لئے اِنہیں اِتنی گراں قدر قیمت میں خرید کر آزاد کرتے ہیں۔ آپ رَضِیَ اللہُ عَنْہُ نے فرمایا: میں اِنہیں اللہ پاک کی رضا حاصل کرنے کے لئے آزاد کرتا ہوں۔ (اس موقع پر جو آیاتِ مبارکہ نازل ہوئیں مفتی صاحب نے وہ آیاتِ مبارکہ تلاوت فرمائیں:) ﴿وَ سَیُجَنَّبُهَا الْاَتْقَى ۝ الَّذِیْ یُؤْتِیْ مَالَهٗ یَتَزَكّٰى ۝ وَ مَا لِاَحَدٍ عِنْدَهٗ مِنْ نِّعْمَةٍ تُجْزٰۤى ۝ اِلَّا ابْتِغَآءَ وَجْهِ رَبِّهِ الْاَعْلٰى ۝ وَ لَسَوْفَ یَرْضٰى ۝﴾ [1] ترجمۂ کنز الایمان: اور بہت جلد اس سے دور رکھا جائے گا جو سب سے بڑا پرہیز گار۔ جو اپنا مال دیتا ہے کہ ستھرا ہو اور کسی کا اس پر کچھ احسان نہیں جس کا بدلہ دیا جائے صرف اپنے رب کی رضا چاہتا جو سب سے بلند ہے اور بے شک قریب ہے کہ وہ راضی ہو گا۔

❁❁❁

[1] ......پ۳۰، اللیل: ۱۷–۲۱۔

www.dawateislami.net

فہرست

عنوان	صفحہ	عنوان	صفحہ
دُرُود شریف کی فضیلت	1	قربانی کے ذَریعے غریبوں کیلئے روزگار کے مَواقع	16
گھر سے لڑائی جھگڑا ختم کرنے کا طریقہ	1	کیا ایک تولہ سونا ہو تو قربانی واجب ہے؟	17
گھر والوں کو نرمی کے ساتھ پردہ کرنے کا ذہن دینا چاہیے	2	کیا پچھلے سال کی قربانی اِس سال ہو سکتی ہے؟	17
بچوں کی ضِد ختم کرنے کے لئے کیا کرنا چاہیے؟	3	قربانی کا گوشت ذخیرہ کرنا کیسا؟	17
کیا اَولیاءُاللہ مُردوں کو زندہ کر سکتے ہیں؟	4	کیا آن لائن قربانی کروا سکتے ہیں؟	17
بارش میں کی جانے والی اِحتیاطیں	5	کیا قربانی کی جگہ پیسے صدقہ کر سکتے ہیں؟	18
کُفریہ شعر گُنگُنانا کیسا؟	6	کیا عیب دار جانور کی قربانی ہو جائے گی؟	18
کسی کو رِیاکار کہنا کیسا؟	7	پورے گھر والوں کی طرف سے ایک بکرے کی قربانی کرنا کیسا؟	18
داڑھی پر بار بار ہاتھ پھیرنے والے شخص کو بُرا بھلا کہنا کیسا؟	7	کیا جلے ہوئے کوئلے جنات کی غذا ہیں؟	19
اگر کسی انجان شخص کا سامان دکان وغیرہ پر رہ جائے تو کیا کیا جائے؟	8	گری پڑی چیز پر مقدس نام لکھا ہو تو اُسے اُٹھانے کا حکم	19
قاضی صاحب کسی کا نکاح فارم کب تک سنبھال کر رکھیں؟	9	وَظائف کے ذریعے چوری ڈکیتی کیا ہوا مال واپس مل گیا	19
ایک جانور پر چُھری پھیر کر دوسرے جانوروں پر چُھری پھیرنے چلا جانا کیسا؟	11	کیا نمازِ عید سے پہلے قربانی کر سکتے ہیں؟	20
کیا قربانی کے بکرے میں عقیقے کا حصہ ڈال سکتے ہیں؟	12	اذان دیتے وقت کانوں میں انگلیاں ڈالنے کی حکمت	20
اگر قربانی واجب ہو تو اس کی اَدائیگی کرنی ہو گی	12	کیا قہقہہ لگانے سے وُضو ٹوٹ جاتا ہے؟	21
جانور ذَبح ہوتے وقت شور مچانا اور تماشا دیکھنا کیسا؟	13	مسافر امام کے پیچھے مقیم چار رَکعت والی نماز کس طرح پڑھے؟	21
فقیر نے قربانی کے لئے جانور لیا تو اُسے اُسی جانور کی قربانی کرنی ہو گی	14	کیا مکروہِ تنزیہی کام بار بار کرنے سے مکروہِ تحریمی بن جاتا ہے؟	21
قربانی کرنا اللہ پاک کی رضا حاصل کرنے کا ذریعہ ہے	14	کیا لال دستر خوان پر کھانا کھانا سُنَّت ہے؟	21
قربانی کے ذَریعے غریبوں کے وارے نیارے	15	کسی کی مدد کرتے وقت اس سے اپنی مدد کی توقع رکھنا کیسا؟	22

www.dawateislami.net

ماخذ و مراجع

قرآنِ مجید	کلامِ الٰہی	****
کتاب کا نام	مصنف / مؤلف / متوفی	مطبوعات
التفسیر الکبیر	امام فخر الدین محمد بن عمر بن حسین رازی، متوفی ۶۰۶ھ	دار احیاء التراث العربی بیروت ۱۴۲۰ھ
بخاری	امام ابوعبدُ اللہ محمد بن اسماعیل بخاری، متوفی ۲۵۶ھ	دار الکتب العلمیہ بیروت ۱۴۱۹ھ
ترمذی	امام ابو عیسیٰ محمد بن عیسیٰ ترمذی، متوفی ۲۷۹ھ	دار الفکر بیروت ۱۴۱۴ھ
ابن ماجہ	امام ابوعبدُ اللہ محمد بن یزید ابن ماجہ، متوفی ۲۷۳ھ	دار المعرفہ بیروت ۱۴۲۰ھ
معجم کبیر	امام ابو القاسم سلیمان بن احمد طبرانی، متوفی ۳۶۰ھ	دار احیاء التراث العربی بیروت ۱۴۲۲ھ
معجم اوسط	امام ابو القاسم سلیمان بن احمد طبرانی، متوفی ۳۶۰ھ	دار احیاء التراث العربی بیروت ۱۴۲۲ھ
مسند الفردوس	شیرویہ بن شہردار بن شیرویہ الدیلمی، متوفی ۵۰۹ھ	دار الفکر بیروت ۱۴۱۸ھ
مرقاۃ المفاتیح	علامہ ملا علی بن سلطان قاری، متوفی ۱۰۱۴ھ	دار الفکر بیروت ۱۴۱۴ھ
مراٰۃ المناجیح	حکیم الامت مفتی احمد یار خان نعیمی، متوفی ۱۳۹۱ھ	ضیاء القرآن پبلی کیشنز لاہور
بهجة الاسرار	ابو الحسن نور علی بن یوسف، متوفی ۷۱۳ھ	دار الکتب العلمیہ بیروت
کیمیائے سعادت	امام ابو حامد محمد بن محمد غزالی، متوفی ۵۰۵ھ	انتشارات گنجینہ تہران
فتاویٰ ھندیۃ	ملا نظام الدین، متوفی ۱۱۶۱ھ، و علمائے ھند	دار الفکر بیروت ۱۴۱۱ھ
درمختار	علاؤ الدین محمد بن علی حصکفی، متوفی ۱۰۸۸ھ	دار المعرفہ بیروت ۱۴۲۰ھ
ردالمحتار	سید محمد امین ابن عابدین شامی، متوفی ۱۲۵۲ھ	دار المعرفہ بیروت ۱۴۲۰ھ
جد الممتار	اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خان، متوفی ۱۳۴۰ھ	مکتبۃ المدینہ کراچی
فتاویٰ رضویہ	اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خان، متوفی ۱۳۴۰ھ	رضا فاؤنڈیشن لاہور ۱۴۲۷ھ
بہارِ شریعت	مفتی محمد امجد علی اعظمی، متوفی ۱۳۶۷ھ	مکتبۃ المدینہ کراچی ۱۴۲۹ھ
کفریہ کلمات کے بارے میں سوال جواب	امیر اہل سنت علامہ مولانا محمد الیاس عطار قادری رضوی	مکتبۃ المدینہ کراچی

www.dawateislami.net

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ اَمَّا بَعْدُ فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

نیک نمازی بننے کیلئے

ہر جمعرات بعد نمازِ مغرب آپ کے یہاں ہونے والے **دعوتِ اسلامی** کے ہفتہ وار سنّتوں بھرے اجتماع میں رضائے الٰہی کے لیے اچھی اچھی نیّتوں کے ساتھ ساری رات شرکت فرمایئے ❁ سنّتوں کی تربیت کے لیے **مَدَنی قافلے** میں عاشقانِ رسول کے ساتھ ہر ماہ تین دن سفر اور ❁ روزانہ "غور و فکر" کے ذریعے **مَدَنی انعامات** کا رسالہ پُر کر کے ہر اسلامی ماہ کی پہلی تاریخ اپنے یہاں کے ذمّے دار کو جمع کروانے کا معمول بنا لیجئے۔

میرا مَدَنی مقصد: "مجھے اپنی اور ساری دنیا کے لوگوں کی اصلاح کی کوشش کرنی ہے۔" اِنْ شَآءَ اللہ۔ اپنی اصلاح کے لیے "**مَدَنی انعامات**" پر عمل اور ساری دنیا کے لوگوں کی اصلاح کی کوشش کے لیے "**مَدَنی قافلوں**" میں سفر کرنا ہے۔ اِنْ شَآءَ اللہ۔

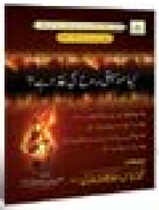

ISBN 978-969-631-642-8
0125728

فیضانِ مدینہ، محلہ سوداگران، پرانی سبزی منڈی، کراچی
UAN: +92 21 111 25 26 92 Ext: 2650 / 1144
Web: www.maktabatulmadinah.com / www.dawateislami.net
Email: feedback@maktabatulmadinah.com / ilmia@dawateislami.net